ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

ضلع بہاولنگر میں شادی شدہ خواتین پر تشدد کے اسباب اور انکا حل قرآن وسنت کے تناظر میں

Causes of violence against married women in Bahawalnagar district and their solutions in the context of Quran and Sunnah

☆**Kamran Khan:** *M Phil Scholar, The Islamia University of Bahawalpur (IUB), Pakistan.*

☆☆**Hafiz Ghazi Amman Ullah:** *M Phil Scholar, The Islamia University of Bahawalpur (IUB), Pakistan. hafizghaziawan657@gmail.com*

☆☆☆**Muhammad Asif:** *PhD Scholar, The Islamia University of Bahawalpur (IUB), Pakistan.*

Abstract

In Pakistan and especially in Bahawalnagar District, the status of the vulnerable gender has been discussed to what extent they are getting the rights that Allah has given them. It has been concluded that the main reason for this is the social ups and downs and the customs that are self-made by individuals. In this article, violence against married women in Bahawalnagar District, its types, causes, effects and their solution will be mentioned in the light of Quran and Sunnah, because Islam is the religion that provides the welfare of all humanity and the right path. It is guaranteed that Islam is the only religion which has ordered to take care of the rights of women in all circumstances. How can it be possible that a religion which does not ignore the rights of the lowest creatures is the obligatory gender created by Allah. How can one ignore the rights of the fragile This research has identified the point that the women of Bahawalnagar district, whether they are literate or illiterate, whether they belong to the city or the villages, what are the main reasons for violence against them. They are far from teachings. Our society has become devoid of Islamic teachings, on the basis of which violence takes place, and among them, forced marriage, marriage at a young age, although Islam has allowed it, but in our society. There is a lack of religious education, due to which marriage at a young age leads to chaos and fights later in life, there is a clear age difference between men and women, domestic problems and conflicts and lack of finances.

Keywords: *Women, rights, violence, Bahawalnagar, Islam.*

تعارف وموضوع کی اہمیت

انسان ابتدا سے ہی مل جل کر رہتا تھا اور اسی کو ہی پسند کرتا تھا مگر جیسے جیسے ترقی اور شعور پروان چڑھتا گیا اس نے شادی بیاہ کی اہمیت کو سمجھنا شروع کر دیا اور اس سے کنبہ کے افراد کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور جب کنبہ کے افراد بڑھ گئے تو نئے نئے اختلافات نے جنم

لیا، جب یہ اختلافات زیادہ بڑھ گئے تو ایک دوسرے کے خلاف ظلم و تشدد کا ارتکاب ہونے لگا جیسا کہ ہمیں واقعات سے معلوم ہے کہ دنیا میں پہلا قتل قابیل نے اپنے سگے بھائی ہابیل کو کیا جسکی وجہ حسد ہے[1]۔

عورت پر تشدد ایک عالمی سطح کا مسئلہ ہے جو کہ ترقی یافتہ ممالک سے لے کر ترقی پذیر ممالک تک قومی، معاشی، ثقافتی، معاشرتی سطحوں پر واضح دکھائی دیتا ہے۔ عورتوں پر تشدد میں جاہلیت کی سوچ اور رویے شامل ہیں جو نہ کہ خواتین کو خوف زدہ کرتے ہیں بلکہ ذہنی دباؤ میں بھی مبتلا کر دیتے ہیں ان مظالم اور ناروا سلوک کا ایک تاریخی، معاشرتی اور روایتی پس منظر ہے جس کی وجہ سے خواتین کے خلاف تشدد اور ظلم و ستم جارہی ہے اور جارحیت پسندی کو غیر فطری عمل نہیں سمجھا جاتا بلکہ معاشرتی اور روایتی اقدار کا حصہ شمار کیا جاتا ہے۔

عورتوں پر تشدد انسان کی تصور ملکیت شمار کیا جاتا ہے، عورت کو ایک کمزور مخلوق گردانا جاتا ہے۔ اس کی استعداد اور صلاحیت بچہ پیدا کرنے اور انکی پرورش کرنے تک محدود سمجھی جاتی ہے اور مرد کو طاقتور اور ہر لحاظ سے بلند و بالا گردانا جاتا ہے۔ عورت کو اپنی کوئی ذاتی حیثیت نہیں دی جاتی اس کو مرد کی عزت کی خاطر گھروں میں مقید کر دیا جاتا ہے اور ضرورت پڑنے پر اس کو عزت کا بہانہ بنا کر حوالہ دست کر دیا جاتا ہے۔ صنعتی انقلاب کی وجہ سے خواتین کے کردار میں مثبت تبدیلی آگئی ہے۔ مگر ابھی بھی اس کا استحصال ہو رہا ہے عورت چاہے کسی بھی طبقے، معاشرے، یا تہذیب و تمدن کے پس منظر سے تعلق رکھتی ہو جنسی استحصال میں مبتلا ہے اسے مختلف طریقوں سے خوفزدہ کیا جارہا ہے کام کاج کے مقامات پر بھی اتنا تنگ کر دیا جاتا ہے تا کہ انکو کام کاج ختم کرنا پڑ جائے اور انکے کام کی جگہ مرد حاصل کر لے یہ سب جان بوجھ کر کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولنگر پاکستان کے صوبہ پنجاب کے جنوب میں واقع ہے جو کہ بہاولپور ڈویژن کا ایک ضلع ہے جو کہ انڈیا کے بارڈر اور دریائے ستلج کے درمیان وقع ہے۔ یہاں پر بسنے والے افراد مختلف اقوام سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ مختلف پیشوں سے وابستہ ہیں، ان میں سے اکثریت کا تعلق زراعت کے پیشے سے ہے۔ کچھ دہائیاں ماقبل کے حوالہ کو زیر بحث لایا جائے تو ہر قوم میں مختلف ذہنیت کے حامل لوگ موجود تھے جن میں تعلیم سے عدم واقفیت، تربیت کا فقدان، حقوق کی پاسداری نہ کرنا، مذہبی تعصب کی بناء پر عورتوں سے ناروا سلوک ایک عام سی بات تھی، عورتوں پر تشدد کرنا، ان کے احساسات کو مجروح کرنا معمول تھا لیکن عصر حاضر میں کافی حد تک ان قبیح افعال میں کمی واقع ہوئی ہے تاہم ابھی بھی بہت سے خاندانوں میں عورت کو پاؤں کی جوتی سمجھا جاتا ہے اور ان کی حیثیت غلام سے بڑھ کر نہ سمجھی جاتی ہے۔ عدم مساوات اور دیگر ایسے بہت سے امور پائے جاتے ہیں جو عورتوں پر تشدد کا سبب بنتے ہیں۔

گھریلو تشدد کو کسی خاص طبقے، رنگ، نسل، قوم تک محدود نہیں کیا جا سکتا یعنی اس پر کسی قسم کی شرط عائد نہیں کی جاسکتی کہ اس قسم کے لوگ تشدد کرتے ہیں۔ تشدد کا تقریبا ہر طرح کے طبقات میں وجود پایا جاتا ہے لہذا کوئی خاص طبقہ اس کا عادی یا اس کی لپیٹ میں نہیں بلکہ بعض اوقات ایسے لوگوں سے بھی تشدد ہو جاتا ہے جو معاشرے میں بہت اچھے ہیں اور معزز سمجھے جاتے ہیں جن کا کردار بے داغ سمجھا جاتا ہے۔

---

[1] المائدہ.5.27

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

گھریلو تشدد کی ایک بڑی وجہ بات کو ٹھونس دینا ہے جس کے تحت خاندانی اور گھریلو ڈھانچے کو بہترین کرنے اور خواتین کی حیثیت کو کمتر رکھنے کے لیے خاوند اپنی زوجہ پر تشدد کرتے ہیں۔ گھریلو تشدد میں خاندان کی دیگر عورتیں ساس اور نند بھی اپنا مکمل اختیار و کردار نبھاتی ہیں۔ گھریلو تشدد کرنے میں صرف خاوند ہی شامل نہیں بلکہ خاندان کے باقی لوگ بھی شامل ہوتے ہیں چاہے وہ مکمل طور پر شامل ہوں یا جزوی طور پر شامل ہوں۔ زیادہ تر تشدد کا شکار صنف نازک ہی ہوتی ہیں جس کی سب سے بڑی وجہ معاشرے میں ان کی ذلت اور ادنی مقام ہے۔

معاشرے اور خاندانی دباؤ کی وجہ سے والدین نہیں چاہتے کہ عورت طلاق کا بدنما داغ لے کر آجائے اس وجہ سے عورت کے پاس کوئی متبادل راستہ موجود نہیں ہوتا جسکی وجہ سے وہ خود کو محدود کر دیتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ خواتین میں شعور اجاگر کریں، ان کو گھر، کام کاج کی جگہ، جائیداد کے لیے قتل اور دوسرے وحشیانہ طریقہ کار اختیار کرنے والوں کو کٹہرے میں لانے اور سخت سے سخت سزا دلوانے کے لیے حکمت عملی واضح کرنی چاہیے، یہ اس مقولے کو ثابت کرنا چاہتے ہیں "کہ خواتین کی زندگی مردوں کی زندگی سے زیادہ قیمتی نہیں"۔ خواتین کے خلاف زیادتی کا تدارک، تفتیش، سزا، تلافی اور انصاف کے تقاضوں کے لیے بین الاقوامی معاہدوں اور دعووں کی پاسداری کریں تاکہ معاشرے میں خواتین کو انصاف میسر آسکے۔

گھریلو تشدد

گھریلو تشدد کے لیے انگلش میں لفظ Domestic violence استعمال ہوتا ہے جو دو لاطینی الفاظ پر مشتمل ہے اس کا پہلا لفظ Domestic کے لغوی معنی گھریلو، خانگی، خاندانی، خانگی زندگی بسر کرنے کے قابل بنانے کے ہیں۔ دوسرا لفظ Violence تشدد کے لغوی معنی شدت، تندی، قوت یا طاقت کا ناجائز استعمال، تشدد کا عمل بیان و جذبات کی غیر معیاری شدت کے ساتھ یا شدید جسمانی قوت سے متعلق ہے۔

جن خواتین کے خاوندان پر دست درازی کرتے ہیں اور ان پر تشدد کرتے ہیں ان خواتین کی ذہنی و جسمانی صلاحیتوں کا بھرپور فائدہ ان کا خاندان (بچوں کا بدتمیز اور نافرمان ہونا یا جسمانی طور پر کمزور ہونا)، ان کا طبقہ (معاشرتی طور پر تعلقات کا فقدان) ان کا ملک (معاشی، معاشرتی، جسمانی صحت) حاصل نہیں کر سکتا۔ گھریلو تشدد نا صرف خواتین کو نقصان پہنچاتا ہے بلکہ پورے معاشرے کو ناقابل تلافی نقصان پہنچاتا ہے۔ دیکھا جائے تو یہ صرف ایک خاتون خانہ کا مسئلہ نہیں ہے ہم سب پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم کوشش کر کے ان کو ختم کریں یا ممکنہ طور پر کم سے کم کرنے کی کوشش کریں۔ ہر معاشرے کی بنیاد خاندان ہے اور ہر خاندان کے بنیادی طور پر دو ستون پائے جاتے ہیں، ستونوں سے مراد خاتون خانہ اور مرد ہے جن کی بنیاد پر ایک خاندان تشکیل پاتا ہے اور مختلف خاندان سے مل کر معاشرہ تشکیل پاتا ہے لہذا ان ستون میں سے کسی ایک کو چھوٹا اور ایک کو بڑا رکھ کر معاشرہ تعمیر نہیں کیا جا سکتا۔

الغرض خواتین پر تشدد ایسے عمل کو کہتے ہیں جو جنسی حیثیتوں پر کیا جاتا ہے اور اس سے جسمانی، ذہنی، یا جنسی نقصان کا خدشہ منڈلاتا رہتا ہے خواتین کو دھونس، زبردستی فیصلہ سازی اور اقتدار کے عمل سے باہر رکھنے کی بہت کوشش کی جاتی ہے جو کہ زمانہ قدیم میں ملکیت کے تحفظ کے لیے ہوتی تھی۔

تشدد (VIOLANCE) کی تعریف

لفظ تشدد Violence کے لغوی معنی شدت، تندی، قوت یا طاقت کا ناجائز استعمال ہے، تشدد کا عمل بیان و جذبات کی غیر معیاری شدت کے ساتھ یا شدید جسمانی قوت سے متعلق ہے۔ تشدد کی تعریف یوں بھی کی گئی ہے

> تشدد ایسا جرم ہے جو انسانی جسم کے خلاف کیا گیا ہو جس میں معاشی استحصال، نفسیاتی استحصال، بھی شامل ہے۔[2]

ایک اور جگہ تشدد کی تعریف یوں بھی کی گئی ہے

> Domestic violence is a pattern of assaultive and coercive behaviors, including physical, sexual, and psychological attacks, as well as economic coercion, that adults or adolescents use against their intimate partners.[3]

تشدد کی اقسام

تشدد کی بہت سی اقسام ہیں جن میں براہ راست تشدد، ثقافتی تشدد، ساختی یا معاشرتی تشدد شامل ہیں۔

براہ راست تشدد

ایسا تشدد جس میں خواتین کو مار پیٹ کرنا، جسم کا کوئی حصہ ناکارہ یا زخمی کر دینا، نکما سمجھنا، کمزور اور کمتر سمجھنا اور کہنا، جھوٹ بول کر تنگ کرنا، مختلف درجوں میں تقسیم کرنا اور انہیں کمتر درجے کے شہریوں کے زمرے میں شمار کرنا، ان کی خداداد صلاحیتوں پر شک کرنا اور ضائع کرنا، انکا حق دیدہ دلیری سے سلب کرنا اور دینے سے انکاری ہونا۔

ثقافتی تشدد

سماج کا یہ مسلسل اور نابدلنے والا رخ، نظریہ، زبان اور فن کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے۔ ثقافت، تہذیب و تمدن اور رسم ورواج کے نام پر انہیں استعمال کیا جاتا ہے تاکہ وہ معاشرتی تشدد خود اور خود ساختہ تشدد کو درست ثابت کرنے میں کامیاب ہو سکے۔

معاشرتی یا ساختی تشدد

معاشرتی یا ساختی تشدد ایک ایسا غیر محسوس طریقہ ہے جو معاشرے میں آگاہی، لوگوں کے نظریات اور سوچ بدلنے سے روکتا ہے اور یہ عناصر ظلم و ستم اور تشدد کو روکنے کے لیے اشد ضروری ہیں، مضبوط خاندان کی تشکیل و حمایت اسی سے ممکن ہے اور معاشرہ بھی اسی سے بہتر ہو سکتا ہے۔

---

[2] گھریلو تشدد سے کیسے بچا جا سکتا ہے، BBC,25,07,2019,

[3] L. GANLEY, ANNE, UNDERSTANDING DOMESTIC VIOLENCE, Page,15

گھریلو تشدد بھی معاشرتی یا ساختی تشدد کے زمرے میں آتا ہے جس کی اقسام مندرجہ ذیل ہے

جسمانی تشدد، جنسی تشدد، نفسیاتی تشدد، معاشی تشدد۔

domestic violence generally occurs in the form of the following types of abuse: physical, emotional, sexual and economic.[4]

عمومی طور پر گھریلو تشدد کو دو طرز پر دیکھا اور پرکھا جاتا ہے۔ ظاہری تشدد اور ذہنی تشدد۔ ظاہری تشدد سے مراد ہے کہ ایسا تشدد جو ظاہر ہو اور نظر آئے اور اسکا کوئی وجود ہو اسکی مثال دھکہ دینا، نوچنا، کھینچنا، تھپڑ مارنا یا کسی کے خلاف کوئی ہتھیار استعمال کرنا جلانا وغیرہ شامل ہیں جبکہ ذہنی تشدد سے مراد ایسا تشدد جس کا وجود نا ہو اسکی مثال جھوٹ بولنا، گالی دینا، الزام لگانا، طعنہ مارنا اور باتوں یا اشاروں سے ذہنی تکلیف دینا ہے۔

تشدد کے اسباب

شادی شدہ زندگی میں خواتین کو چاہے وہ شہری ہوں یا دیہاتی، مختلف نوعیت کے تشدد سے گزرنا پڑتا ہے۔ شہری خواتین پر زیادہ تر تشدد کی نوعیت زیادہ کام کا بوجھ، گھریلو معاملات میں آزادی رائے کا حق حاصل نہ ہونا، جنسی بنیاد پر امتیازی سلوک، کردار پر شبہ، جہیز کی وجہ سے تشدد کرنا، چار دیواری میں محدود، رکھنا والدین سے ملاقات پر پابندی، جسمانی تشدد اور روزگار کے لیے مجبور کرنا اسی طرح دیہاتی علاقے میں جہاں خواتین سارا دن کھیتی باڑی میں، باغات میں اور دوسری جگہوں پر محنت مزدوری کرتی نظر آتی ہیں اور اپنی کمائی خاوند کو دیتی ہیں انکو بھی دیگر قسم کی نوعیت کے تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے جس میں جائیداد سے محرومی، شادی نہ ہونے دینا، بے جوڑ شادیاں، وٹہ سٹہ جیسے امور جنسی تشدد میں شامل ہیں۔ تشدد کے اسباب میں اور بھی بہت سے امور کار فرما ہیں جو درج ذیل ہیں۔

علم سے عدم واقفیت

اکثر اوقات جب خاوند ان پڑھ ہو تو وہ ایسا رویہ اختیار کرتا ہے جس سے نا چاہتے ہوئے بھی ذہنی تشدد پایا جاتا ہے اور اس کا انہیں احساس بھی نہیں ہوتا اس کے برعکس جسمانی تشدد کو بھی کم علمی کی وجہ سے برا نہیں سمجھا جاتا بلکہ اسے عورت کو قابو کرنے کا طریقہ سمجھا جاتا ہے۔

عدم مساوات

جیسا کہ عموماً دیکھا گیا ہے کہ بیٹوں کو بیٹیوں پر فوقیت دی جاتی ہے اور بیٹوں کو ہی لاڈ پیار سے پالا جاتا ہے صرف یہی نہیں بیٹیوں کو جائیداد سے بھی محروم کر دیا جاتا ہے اور بیٹوں کو دے دی جاتی ہے اسی طرح کچھ عرصہ پہلے تک ضلع بہاولنگر میں بیٹیوں کی تعلیم کے حوالہ سے بھی یہی رویہ دیکھنے کو ملتا تھا کہ ان کو تعلیم سے محروم کر دیا جاتا یا صرف پرائمری تک تعلیم دلوادی جاتی چند لوگ ہی میٹرک لیول تک تعلیم دلواتے تھے جبکہ اب کافی حد تک تعلیمی رجحان تبدیل ہو چکا ہے۔

---

[4] (Green, sulena Social Work, Maatskaplike Werk 2013, 236

,

کفالتی ذمہ داری کا عدم احساس

چونکہ ہمارے معاشرے میں خاندان کی کفالت اور نان و نفقہ کی ذمہ داری مرد پر عائد ہوتی ہے اور عورت کا کام گھر کے کام کاج، بچوں کی پرورش اور خاوند کی خدمت کی ذمہ داری دی جاتی ہے۔ جبکہ خاوند کو اس بات کا بہت کم احساس ہوتا ہے کہ میں نے خواتین کو مالی حوالہ سے کچھ دینا ہے کیونکہ ضلع بہاولنگر میں عمومی طور پر مشترکہ خاندانی نظام(joint family system)پایا جاتا جس میں زیادہ تر اختیار اور مالی لین دین کا نظام گھر کے سربراہ کا ہوتا ہے جبکہ بیٹوں کی شادیاں کر دی جاتی ہیں اور پھر بھی اولاد کما کر باپ کو دیتی ہے جس سے گھر کا نظام چلتا ہے،اس میں بیٹے اپنی بیویوں کے مالی معالات کا عموما خیال نہیں رکھتے جس سے حالات میں بہت سی کشید گیاں پائی جاتی ہیں

عورت کو کمتر سمجھنا

عورت کو کمتر سمجھنا،اس سے کسی بھی قسم کی مشاورت نہ کرنا اور بس یہی سمجھنا کہ عورت ناقص العقل ہے اسے کسی بات کا کیا پتہ،اس وجہ سے عورت کو احساس کمتری کا شکار کرنا بھی شامل ہے

آزادی رائے کو باعث عار سمجھنا

عورت سے کسی بھی معاملہ میں عموما رائے لی ہی نہیں جاتی اگر عورت کسی بارے میں رائے دے ہی دے تو اسے باعث عار سمجھا جاتا ہے اور اسے مردانگی کے خلاف سمجھا جاتا ہے

اچھی تربیت کا فقدان

تربیت کا انسانی زندگی پر بہت گہرا اثر موجود ہے جب تک انسان کی تربیت اچھی نا ہو اس وقت تک معاشرہ اسے قبول نہیں کرتا یا اگر قبول کر بھی لے تو دوسروں کی زندگی میں بہت سی مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔ چونکہ معاشرہ میں شادی کے بعد کی کوئی خاصی تربیت نہیں کی جاتی اور صرف مردوں کی سنی سنائی باتوں پر ہی عمل کیا جاتا ہے جس سے تشدد کے واقعات رونما ہوتے ہیں

مردانیت کا تصور

ہمارے خاندانی نظام میں چونکہ مرد سربراہ ہوتا ہے اور اس میں مردانیت کا تعصب بھی پایا جاتا ہے جس میں گھریلو برابری،مشاورت فیصلہ سازی اور دیگر امور میں صرف مرد کی ہی مرضی چلتی ہے۔ اس وجہ سے جب تمام تر معاملات میں جب مرد سیاہ وسفید کا مالک ہوتا ہے تو دوسری طرف منفی اثرات مرتب ہوتے ہین جس سے مشکلات جنم لے کر تشدد کی طرف چلی جاتی ہیں۔

خاندانی نظام کی کمزوری اور سماجی دباؤ

جب مشترکہ خاندانی نظام ہوتا ہے تو اس میں تمام تر معاملات کو صرف ایک ہی مرد چلا رہا ہوتا ہے جبکہ بقیہ افراد اکثر کماتے ہیں۔ جب کسی فیصلہ کی صورت میں سربراہ چاہے تو باقی مردوں کو بطور مشاورت بلا لے۔ دوسری طرف اگر کوئی مرد اپنی خواتین سے مشاورت

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

کرتا ہے اور انکی مرضی کے مطابق درست فیصلہ بھی کرتا ہے تو معاشرہ اور دیگر لوگ اسے خاص القابات سے نوازتے ہیں۔انہی القابات سے بچنے کے لیے بھی مشاورت نہیں کی جاتی اورمابعد زمانہ میں تشدد کی طرف مفضی ہوتا ہے۔

جبری نکاح

جبری نکاح کا بہت بڑا تعلق تشدد سے ہے کیونکہ جب والدین زبردستی لڑکی کی مرضی کے خلاف نکاح کردیتے ہیں تو اسے مجبوراقبول کرنا پڑتا ہے اور ذہنی ہم آہنگی نہ ہونااور زبردستی کی ناراضگی کی وجہ سے تشدد کیا جاتا ہے۔

تشدد کے اسباب کا حل قرآن وسنت کے تناظر میں

اسلام دین فطرت امن سلامتی کا مذہب ہے اسلام نے خواتین کو بہت سے حقوق سے نوازا ہے جس کی وجہ سے ان کی معاشرے میں عزت وقار میں اضافہ ہوا جہاں ماضی میں دور جاہلیت کا مشاہدہ کرنا ضروری ہے قبل اسلام یونان اور روما ن وہندوستان ہو یا ایشیا عورت ہر جگہ مظلوم رہی اس زمانے میں عورت کی کوئی عزت نہ تھی اسے سماجی حق حاصل تھا اس سے کسی قسم کے معاشی معاشرتی اور قانونی حقوق بھی حاصل نہیں تھے مرد جانوروں کی طرح ان کو مارتے پیٹتے تھے عرب کے لوگ لڑکیوں کو زندہ دفن کردیا کرتے تھے اس میں اسلام میں دختر کشی سے منع کیا گیا ہے۔

مذہب اسلام کے مطابق عورتوں کے حقوق بحوالہ تعلیم، پرورش، کفالت نان ونفقہ، عبادت کا حق، مساوات کا حق، زیب وزینت کا حق حسن سلوک، ثانی نکاح، مہر کی ادائیگی، حقوق زوجیت قائم کرنا، میراث کا حق حاصل ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے

حصول علم پر زور

انسان کی ترقی علم سے وابستہ ہے جو فرد یا گروہ علم سے بے بہرا ہوں وہ زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتے ہیں نہ تو ان کی فکر پرواز بلند کر سکتی ہے اور نہ ہی مادی ترقی کا بہت زیادہ امکان ہوتا ہے اسلام نے عورتوں اور مرد دونوں کے لیے برابر علم کے دروازے کھلے رکھے ہیں اسلام نے لڑکیوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دلائی ہے اس کی ترغیب دی ہے اور اس کو کار ثواب بنایا ہے ۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"من عال ثلاثا من بنات يكفيهن ويرحمهن ويرفق بهن، فهو في الجنة"[5]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے تین بیٹیوں کی پرورش اس طرح کی کہ ان کو پورا خرچ دیتا رہا، ان پر رحم و کرم کرتا رہا اور ان کے ساتھ نرمی سے پیش آتا رہا تو وہ جنت میں ہو گا

پرورش کا حق مذہب اسلام کی رو سے بیٹی کو باعث خیر وبرکت اور موجب راحت بنایا ہے اور دخول جنت کا ذریعہ بنایا۔

[5] سجستانی، سلیمان بن اشعث، ابو داؤد، 5147

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

عن أنس بن مالك رضي الله عنه مرفوعاً:مَنْ عَالَ جَارِيَتَين حتَّى تَبلُغَا جاء يَومَ القِيَامَة أَنَا وَهُوكَهَاتَين وضَمَّ أَصَابِعَه۔[6]

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائیں تو وہ شخص اور میں قیامت کے دن ان دونوں انگلیوں کی طرح آئیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں انگلیوں کو ملایا۔

حصول معاش کی اجازت

انسانی جسم زندگی اور زندگی نعمت خداوندی ہے اور اسباب کے درجے میں اس کے ذریعات کو پورا کرنا اسلامی تعلیمات کے برعکس نہیں بلکہ اسلام میں مرد ہو یا عورت اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے حلال ذرائع کا استعمال کرنے کا حق دیتا ہے تاکہ اس کو دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانا نہ پڑے بلکہ وہ اس قابل ہوں کہ دوسروں کے لیے آسرا اور سہارا بنے وہ دوسروں پر بوجھ نہ بن جائے اس لیے اسلام مرد کی طرح عورت کو بھی جائز حدود میں رہتے ہوئے کاروبار کی اجازت دیتا ہے۔

انه سمع جابر بن عبد الله ، يقول: طلقت خالتي، فارادت ان تجد نخلها، فزجرها رجل ان تخرج، فاتت النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: " بلى، فجدي نخلك، فإنك عسى ان تصدقي، او تفعلي معروفا ".[7]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری ایک خالہ کو طلاق ہوگئی، انہوں نے اپنے درختوں کے پھل کاٹنے کے لئے نکلنا چاہا لیکن کسی آدمی نے انہیں سختی سے باہر نکلنے سے منع کر دیا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دیتے ہوئے فرمایا: تم جا کر اپنے درختوں کا پھل کاٹ سکتی ہو کیونکہ ہو سکتا ہے تم اسے صدقہ کرو یا کسی نیک کام میں استعمال کرو۔

حسن سلوک کا حکم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا اور معاشرے میں اس کے بہترین شخص ہونے کی گواہی دی۔ چنانچہ حدیث میں ہے۔

عن ابي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

" اكمل المؤمنين إيمانا احسنهم خلقا، وخياركم خياركم لنسائهم خلقا[8]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سے کامل مومن وہ ہے جس

---

[6] مسلم ، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم ، كِتَاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، 6695

[7] حنبل، احمد، مسند احمد، مسنَد المكثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ، 14444

[8] ترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی، کتاب الإيمان، باب مَا جَاءَ فِي اسْتِكْمَالِ الإِيمَانِ وَزِيَادَتِهِ وَنُقْصَانِهِ، 1162

کا اخلاق سب سے اچھاہے اور تم میں سے بہترین وہ ہے جو عورتوں کے حق میں اچھے ہیں

مساوات کا حکم

قران کریم میں مرد عورت کے مساوی حقوق کا تذکرہ کئی مقامات پر آیا ہے احکامات میں جہاں مرد کو خطاب ہے عورت کو بھی ہے اسلام جہاں عورت کو خاوند کے حقوق بجالانے کی طرف توجہ کرواتا ہے وہاں مرد کو بھی حکم دیتا ہے کہ وہ بھی عورت کا خیال رکھے اس پر زیادتی نہ کرے، بلاوجہ اس کی تحقیر و تذلیل نہ کرے، چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ[9]

ان عورتوں کے حقوق مردوں پر وہی ہیں جو مردوں کے حقوق عورتوں پر ہے

فیصلہ کا اختیار

اسلام نے عورت کو فیصلہ کرنے کا مکمل اختیار دیا ہے جب کسی بھی معاملہ میں عورت سے مشورہ کر لیا جائے تو ان نقصانات سے بچا جا سکتا ہے جو آنے والے دور میں متوقع ہو سکتے ہیں اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے نکاح کے معاملے عورت کو نظر انداز کرنے سے روکا ہے بلکہ اس کی رائے کو اہمیت دی ہے۔

جیسا کہ سنن ابن ماجہ میں روایت ہے۔

"ابو هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: " لا تنكح الايم حتى تستامر، ولا تنكح البكر حتى تستاذن "، قالوا: يا رسول الله، وكيف إذنها؟ قال: " ان تسكت"[10]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس عورت کا خاوند نہ رہا ہو اس کا نکاح (اس وقت تک) نہ کیا جائے حتیٰ کہ اس سے پوچھ لیا جائے اور کنواری کا نکاح نہ کیا جائے حتیٰ کہ اس سے اجازت لی جائے۔" صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی اجازت کیسے ہو گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(ایسے) کہ وہ خاموش رہے (انکار نہ کرے

زیب وزینت ناز و نخرے برداشت کرنا

خاوند اور بیوی کا رشتہ بہت ہی بابرکت رشتہ ہے اور یہ اس وقت تک برقرار رہتا ہے جب تک ایک دوسرے کا احساس کیا جارہا ہو اور زوجین کو ایک دوسرے کے ناز و نخرے برداشت کرنے پڑتے ہیں نخرے برداشت کرنے سے ہرگز یہ لازم نہیں آتا کہ مرد عورت کا غلام ہے اگر ایسا ہوتا تو نبی کریم ﷺ کبھی بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ناز و نخرے برداشت نہ کرتے جیسا کہ بخاری میں روایت ہے۔

"قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: «إني لاعلم إذا كنت عني راضية وإذا كنت عني

---

[9] البقرہ،2،228

[10] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کِتَاب النِّكَاحِ، بَابُ لاَ یُنْكِحُ الأَبُ وَغَیْرُهُ الْبِكْرَ وَالثَّیِّبَ إِلاَّ بِرِضَاهَا، 5136

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

غضبى» فقلت: من اين تعرف ذلك؟ فقال: إذا كنت عني راضية فإنك تقولين: لا ورب محمد وإذا كنت علي غضبى قلت: لا ورب إبراهيم. قالت: قلت: اجل والله يا رسول الله ما اهجر إلا اسمك"[11]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: "جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو مجھے پتہ چل جاتا ہے اور اسی طرح جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو تب بھی مجھے پتہ چل جاتا ہے۔" میں نے عرض کیا: آپ یہ کیسے پہچانتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو تم کہتی ہو: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رب کی قسم! اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو تم کہتی ہو: ابراہیمؑ کے رب کی قسم! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! بالکل ٹھیک ہے، میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔

عزت واحترام کو ملحوظ خاطر رکھنا

قران پاک نے معاشرے کو عورت کی زیادہ احترام کرنے کا پابند بنایا ہے مردوں کو محض بصرے کی سخت تاکید کی ہے عورتوں کے ساتھ بدسلوکی بدتہذیبی اور چھیڑ چھاڑ کی قطعی گنجائش نہیں ہے معصوم عورتوں پر تہمت لگانے والوں کے لیے دردناک عذاب کی وعید ہے سورہ نور اللہ تعالی کا ارشاد ہے

وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا

اور جو پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ لائیں تو انہیں اَسّی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں۔

نان ونفقہ کی ادائیگی

عائلی قوانین کے مطابق شوہر پر لازم ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق بیوی کے لیے اچھی سے اچھی رہائش کھانے پینے اور ضروریات زندگی کا بندوبست کریں۔ ارشاد نبوی ہے کہ اور سنو تمہارے ذمے نہ عورتوں کا حق یہ ہے کہ تم ان کے لیے اچھا لباس اور اچھا کھانا مہیا کرو[12]

نکاح میں رائے کی اہمیت

اسلامی قانون کے مطابق عورتوں کی یہ شرعی حق حاصل ہے ان کی رضامندی کے بغیر کسی شخص کے ساتھ شادی کرنے کے لیے انہیں مجبور نہیں کیا جاسکتا بلکہ نکاح کے معاملے میں ان کی رائے اور رضامندی کو مدنظر رکھا جائے۔

---

[11] بخاری، 6078

[12] ترمذی 1163

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

ادائیگی میراث میں لیت ولعل سے کام نالینا

اسلام وہ مذہب ہے جس میں عورتوں کو وراثت کا بھی حق دیا گیا ہے اس کا اعتراف غیر مسلم بھی کرتے ہیں سورۃ النساء میں ارشاد ربانی ہے تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تعالی تمہیں ہدایت دیتا ہے کہ لڑکے کا حصہ دولڑکیوں کے برابر ہے اگر دو سے زیادہ لڑکیاں ہوں تو انہیں لڑکے کا تہائی حصہ دیا جائے گا اور اگر ایک ہی لڑکی وارث ہو تو ادھا تر کہ اس کا ہے [13] یہاں مرد کے مقابلے میں عورت کی مالی حیثیت کمزور کر دی گئی ہے لیکن اس اس بات کے کئی پہلوں ہیں اس کا ایک پہلو تو یہ ہے کہ اسلام پورے خاندان کی معاشی اور تعلیمی تربیتی ذمہ داری اصلا مرد پر ڈالتا ہے بالخصوص معاشی ذمہ داری اس سے عورت بالکل مستثنی ہے یہی نہیں بلکہ وہ عورت کا معاش کے سلسلے میں تمام تر ذمہ داری شادی سے پہلے سرپرست کو اور شادی کے بعد خاوند کو اٹھوانے پر مجبور کرتا ہے۔ اسلام سے پہلے کئی مذاہب نے عورت کو اس طرح کی جائیداد میں حصہ نہیں دیا چونکہ مرد اپنے خاندان کی کفالت کا ذمہ دار ہے اس لئے وراثت میں دو اور ایک کے تناسب سے وراثت دیتا ہے۔

خلاصہ بحث

ضلع بہاول نگر میں شادی شدہ خواتین پر تشدد کے اسباب اور ان کا حل قران وسنت کے تناظر میں ذکر کرنا بہت اہمیت کا حامل ہے ضلع بہاول نگر جنوبی پنجاب کا پسماندہ علاقہ ہے جس میں شادی شدہ عورتوں پر آج بھی مختلف نوعیت سے تشدد کیا جاتا ہے، تشدد کے اسباب مختلف نوعیت کے ہیں ان میں جہالت اور علم سے عدم واقفیت، برابری کے حقوق کو مد نظر نہ رکھنا، کفالتی ذمہ داری کا احساس نہ ہونا ،عورت کو حیثیت کے اعتبار سے کمتر سمجھنا، اچھی تربیت کا فقدان، مردانیت کا تصور اور جبری نکاح شامل ہیں۔ ان تمام وجوہات کے حل کے لیے ہمیں قرآن وسنت سے رہنمائی لینے کی ضرورت ہے اور اس کے لیے ان امور کا خیال رکھنا از حد ضروری ہے۔ سب سے پہلے تو علم کے حصول پر بہت زور دیا جائے، عورتوں کو آزادانہ طور پر معاش کے حصول میں تعاون ہونا چاہیے، عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کو مد نظر رکھنا چاہیے، ان کو فیصلے میں بااختیار بنانا چاہیے اگر ان کے فیصلے میں نقصان کا اندیشہ ہو تو اس نقصان کی نشاندہی کی جائے تاکہ اس نقصان سے بچ سکیں، ان کو خاوند کے لئے زیب وزینت کی اجازت ہونی چاہئے تاکہ ان کے خاوند غلط راستے کا ارتکاب نہ کریں، نان ونفقہ کی ادائیگی کو ضروری قرار دیا جائے تاکہ عورت کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نا کرنا پڑے، نکاح کے معاملہ میں عورتوں کی رائے لی جائے تاکہ فتنہ سے بچا جاسکے، وراثت کے معاملہ میں ناانصافی نا کی جائے تاکہ کوئی بھی عورت عدالت کا راستہ اختیار نا کرے اور رشتہ داری میں دراڑ نہ آئے۔

---

[13] النساء 4،11